منتخب شیعہ و سنی متفقہ روایاتِ سیرت کا اجمالی جائزہ

Study of Selected Shi'a-Sunni Consensus Sīrah Reports

* سید جواد ہادی

Abstract

The life of Prophet Muhammad (PBUH), according to Qur'ān is the best example for all Muslims. Muslims from all over the world have therefore been trying their best to follow his footsteps in letter and spirit since the advent of Islam. The work accomplished with regard to recording reports about the life of the Prophet (PBUH) in general and about his conduct and character in particular bears great significance. In these recordings, however little consideration has been paid to compilation of reports equally acceptable to both Shia and Sunni schools of thought. This article attempts to high-light selected reports focusing on the aspect of akhlāq of the Prophet (PBUH) and which have been recorded by both shi'a and Sunni sources, meaning feeding both schools of thought, Shias and Sunni alike. In this thesis an account of the life and conduct of the Holy Prophet-his individual life and life in a Muslim society has been portrayed in the light of both Shia and Sunni views unanimously accepted.

Keywords: Benefits of Unity, Mannerism, Peace Lover, Generosity, Pleasentness

آج کے دور میں جب کہ عالمی و ملکی سطح پر بین المذاہب ہم آہنگی کی تحریک زوروں پر ہے، کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مسالک اور مکاتب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے اور قریب لانے کی اس سے کہیں زیادہ ضرورت ہے، اس حوالے سے علما اور محققین حضرات کا زیادہ فرض بنتا ہے کہ علمی میدان میں مختلف موضوعات پر تحقیق کر کے عالم اسلام کا مشترکہ موقف سامنے لائیں، اس سے جہاں مختلف مسالک کے علما کو ایک دوسرے کے موقف سے آگاہی ہو گی وہاں آپس میں موجود فاصلے اور ابہامات بھی بڑی حد تک کم ہوں گے اور اتحاد بین المسلمین کی راہیں کھلیں گی۔ میرے خیال میں آج مسلمانوں کی درمیان پائے جانے والے بہت ساری غلط فہمیاں ایک دوسرے کے صحیح اور علمی و فقہی آرا سے صحیح معنوں میں آگاہی نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ خاص طور پر دیکھا گیا ہے کہ مختلف مسالک کے علمی منابع اور بنیادی مصادر سے ناآگاہی کی وجہ سے ایک دوسرے کے بارے میں قسم قسم کے ایسے خیالات اور تصورات جنم لیتے ہیں، جن کا حقیقت سے سرے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اِن کا ایک دوسرے کے صحیح منابع اور مصادر تک رسائی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کے ساتھ علمی اور تحقیقی مکالمہ کرتے ہیں تا کہ ایک دوسرے کا صحیح نکتہ نظر جان سکیں۔

مسلم مسالک کے درمیان کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے جو اختلافات ہیں وہ فروع دین اور فقہی توضیحات میں ہیں فروع میں اجتھاد اور تحقیق کے نتیجے میں ایک سے زیادہ آرا کا سامنے آنا کوئی غیر معمولی بات نہیں اور نہ ہی اس کی وجہ سے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا دشمن ہو جانا چاہیے علمی اختلاف زیادہ تر علمی تحقیق اور ریسرچ کا نتیجہ ہوتا ہے اور اس کا دائرہ صرف علما اور علمی مسائل تک محدود ہونا چاہیے۔ اس علمی اختلاف سے بھی مثبت نتائج حاصل کرنے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ عالم اسلام کے مختلف مسالک کے محققین علمائے دین اور فقہائے امت اجتماعی سطح پر مل بیٹھ کر مشترکہ روایات اور احادیث پر غور و خوض سے مشترکہ موقف سامنے لائیں۔ اس ضمن میں شیعہ، سنی متفقہ روایات سیرت پر کام کرنے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہو سکتے ہیں:

---

*پی ایچ۔ڈی ریسرچ سکالر، شعبۂ مطالعات سیرت پشاور یونیورسٹی

1. مسلمانوں کے اندر اتحاد کے لئے ٹھوس علمی بنیاد فراہم کی جاسکتی ہے۔
2. ایسا کرنے سے عوام الناس کی توجہ اختلافات کے بجائے مشترکات کی طرف مبذول ہو گی۔
3. فقہی اختلافات کو عوامی سطح تک لے جانے کے بجائے علما کے درمیان علمی دلائل سے حل کرنے کے امکانات سامنے آجائیں گے۔
4. علماء کا مسلمانوں کے مشترکات کو سامنے لانے سے عوام کے باہمی رابطہ اور تعاون کی راہ ہموار ہو جائے گی۔
5. عوام کو یہ تفہیم کرنا آسان ہو جائے گا کہ مسلمان مسالک کا آپس میں اُصول پر کوئی اختلاف نہیں بلکہ اختلافات صرف فقہی اور فروعی ہیں جو فقہی مسائل پر علمی حوالے سے تحقیق کرنے کا لازمی نتیجہ ہیں جو کوئی غیر معمولی بات نہیں بلکہ اس کے نتیجے میں علمی پیش رفت کی راہ کھل جاتی ہے۔
6. علمی حوالے سے مل کر کام کرنے سے عوام کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ بعض تاریخی نوعیت کے اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے سے مسلمانوں کی اجتماعیت کو ضعف پہنچتا ہے، اور اسلام دشمن قوتیں اس سے فائدہ اُٹھا کر مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہی ہیں ۔ لہٰذا آپس میں لڑنے جھگڑنے کے بجائے اسلام اور مسلمانوں کے اعلیٰ اہداف و مقاصد پر توجہ دینے کی ضرورت کا احساس بیدار ہو گا۔

اِن مقاصد کے پیش نظر رسول کریمؐ کی سیرت طیبہ پر مشتمل شیعہ، سنی متفقہ روایاتِ سیرت کا ایک مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔ یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی اور سیرت میں سب سے نمایاں پہلو اخلاق النبی کے حوالے سے روایات کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رسولؐ اکرم کو مخاطب کرکے فرمایا:

''اِنَّکَ لَعَلی خُلقٍ عَظِیْم ''[1]

''اے پیغمبرؐ آپ خلق عظیم کے مرتبے پر فائز ہو۔''

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہؐ کے اخلاق کریمہ کے بارے میں اس واضح اعلان سے آپؐ کی زندگی کے اخلاقی پہلو پر توجہ دینے کی اہمیت خاص طور پر واضح ہو جاتی ہے اس لئے مسلمان محققین نے بھی رسول گرامیؐ کی صفاتِ حسنہ کو نمایاں طور پر پیش کیا ہے۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ رسول اللہؐ کی اپنے مشن میں کامیابی میں بہت سارے دوسرے اسباب و عوامل میں سے ایک اہم سبب آپؐ کے عظیم اخلاق تھے۔ صدر اسلام سے مسلمان ہمیشہ رسولؐ خدا کے اخلاق کو اُجاگر کرنے میں کوشاں رہے ہیں چنانچہ سعد بن ہشام کا اُم المؤمنین عائشہؓ سے متفق علیہ حدیث میں یوں نقل ہوا ہے:

''قَالَ سعد ابن هشام دَخَلتُ علیٰ عائشةِ فَسَاَلتُهَا عَن اَخلَاقِ رَسُولِ اللهِ فَقَالَت اَمَا تقرأ القرآن قُلتُ بَلیٰ قَالَتْ کَانَ خُلقُ رَسُولُ الله اَلْقُرآن ''[2]

''سعد بن ہشام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے رسولؐ اللہ کی اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا: ہاں پڑھتا ہوں۔ اُم المؤمنین نے فرمایا: قرآن ہی رسول خداؐ کے اخلاق ہیں''

رسول اللہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے حُسن خلق کی دعا مانگتے تھے، فرماتے:

''اللّٰهُمَّ حَسِنْ خُلقِی ''

"اے میرے اللہ مجھے حُسن خلق سے نواز دے"

اسی طرح آپؐ دعا فرماتے:

"اللّٰھُمَّ جَنِبْنِیْ مُنْکَرَاتُ اَلْاَخْلَاقِ"[3]

"خدایا مجھے برے اخلاق سے بچائے رکھ"

اخلاق کی انسانی معاشرے میں اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ نے اپنی بعثت کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اخلاق کریمہ کی تکمیل کرنے کے لئے مبعوث فرمایا:

"بُعِثتُ لِأُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخلَاقِ "[4]

"مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا کہ میں اچھے اخلاق کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں"

ایک اور حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے سنا:

" بُعِثْتُ بِمَکَارِمِ أَلاَخْلَاقِ وَ مَحَاسِنِھَا "[5]

"میں نیک اور شائستہ اخلاق کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں"

رسول اللہؐ نے فرمایا:

" اِنَّ اللہَ یُحِبُّ مَکَارِمَ اَلاَخلَاق وَ یَبغُضُ سَفَسَافِیھَا "[6]

"اللہ تعالیٰ کو نیک اخلاق پسند ہیں اور برے اعمال اور بری عادتیں ناپسند"

رسول اللہؐ کی قرآنی تربیت:

اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر قرآن نازل کیا اور قرآنی تعلیمات کے ذریعے آپ کی تعلیم و تربیت کی۔ آپ کی زندگی قرآنی تعلیمات کا آئینہ تھا اور آپؐ کے کردار میں قرآنی دستورات کا عکس پایا جاتا تھا۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

جو سر بسر ہے کلام ربیؐ وہ میرے آقا کی زندگی ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آپؐ کو نیک اور بلند کردار اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

1. إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ "[7]

"یقیناً اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور قربت داروں کو (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے۔ بے حیائی اور بُرے کاموں سے منع کرتا ہے۔"

2. " وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ "[8]

"اے نبی صبر کیا کرو اور تمہاری صبر اللہ کی توفیق سے ہے"

3. وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ "[9]

"جو مصیبت تجھے پیش آئے اس پر صبر کرو یہ معاملات میں پختہ ارادے کی علامت ہے"

4. "فَاعْفُ عَنْهُ وَ اَصْفَح اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔ "[10]

"پس انہیں معاف کرو اور اُن کی غلطیوں سے چشم پوشی کرو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"

" وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ " [11]

"انہیں معاف کر دینا چاہیے اور اُن سے درگزر کرنا چاہیے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے"

''ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ '' [12]

''آپ (بدی) کو نیکی سے دفع کریں (اگر ایسا کروگے) تم دیکھوگے کہ آپ کے ساتھ جس کی دشمنی تھی وہ جگری دوست بن گیا''

'' وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ''[13]

''غُصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں''

''اِجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّن اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثم وّلَا تَجَسَّسُوا وَلَايَغتَب بَعْضُكُم بَعضًا'' [14]

''بہت سے (برے) گمانوں سے بچو یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور تجسس نہ کرو اور تم میں سے ایک دوسرے کی بدگوئی نہ کرو''

اگر رسول اللہ کی زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ ﷺ قرآن کے ان دستورات کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں آپؐ کے کردار اور اخلاق کا حدیث کے معتبر کتابوں میں ذکر ہوا ہے اُن میں آپؐ کی صفات حمیدہ اور اخلاق کریمہ کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

رسولؐ اللہ کے صفات حمیدہ:

1. ''مَا شَتَمَ رَسُولُ اللهِ اَحَدَ ا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ''[15]

''رسول اللہ نے کسی مؤمن کو کبھی گالی گلوچ نہ کی''

2. ''مَالَعَنَ اِمْرَأَةَ وَ لَاخَادِمَا''[16]

''کبھی کسی عورت یا نوکر کو لعن طعن نہ کی''

چنانچہ ایک مرتبہ جنگ کے دوران کسی نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں عرض کی ''لو لُعِنْتُمْ'' یارسول اللہ اگر آپؐ ان لوگوں پر لعنت فرمایئں حضرت نے فرمایا:

'' اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةَ وَ مَهْدَاةَ لَمْ اَبْعَثُ لعانا ''[17]

''میں اللہ کی طرف سے رحمت وہدایت بناکر بھیجا گیا ہوں مجھے لوگوں پر لعنت کرنے نہیں بھیجا گیا''

3. جب کوئی آنحضرتؐ سے کسی کو نفرین کے لئے کہتے تو آپؐ نفرین کے بجائے اُن کی ہدایت کی دعا فرماتے چنانچہ قوم دوس کے لئے دعا فرماتے ہوئے کہا:

''اَللَّهُمَّ اِهْد دوساً وآتِ بِهِمْ''

''میرے اللہ قوم دوس کو ہدایت دے اور انہیں حق کو تسلیم کرنے کی توفیق عنایت فرما''

اور کبھی اپنی قوم کے لئے اللہ تعالیٰ سے اُن کی ہدایت کے لئے دُعا کرتے ہوئے فرماتے:

''اَللَّهُمَّ اِهْدِقَوْمِى فَاِنَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ'' [18]

''خدایا میری قوم کو ہدایت دے کہ (یہ جاہل و نادان ہیں) نہیں جانتے ''

4. ہر ملنے والے کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔[19]
5. نرم خو اور نرم مزاج تھے، ''اَفْصَحُ النَّاسَ مَنْطِقَا'' سب سے زیادہ فصیح زبان تھے۔[20]
6. ''وَكَا نَ من اكثر النَّاس تَبَسُمَا'' آپؐ کے چہرہ مبارک پر سب زیادہ مسکراہٹ رہتی۔[21]
7. آپؐ ہر شخص کو نام کے بجائے کنیت سے بلاتے حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں کو بھی۔[22]
8. آپؐ بہت کم غصے میں آتے اور اگر غصہ ہوتے تو جلدی راضی ہوتے۔[23]

9. آپؐ کی زبان پر اُٹھتے بیٹھتے یہ دعا جاری رہتی ''اَللّٰهُمَ وَ بِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰه اِلَّا الله اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُو بُ اِلَیْکَ''[24]

10. ''اَحْلَمُ النَّاس، اَشجَعُ النَّاس ، اَعدَلُ النَّاس، اَعْفُ النَّاس،اَسْخیٰ النَّاس،اَشَدُّ النَّاس حَیاَء''[25]

11. ''اَشَدُّ النَّاسَ حَیاء لَا یَثْبت بَصَرُہُ فی وجه احدٍ'' بہت زیادہ حیادار تھے۔ کبھی کسی کے چہرے کی طرف گھور کر نہ دیکھتے تھے۔[26]

12. ''وَ یُجِیبُ دَعوۃَ الْحُرِوَالْعَبدِ'' ہر آزاد اور غلام کی دعوت قبول فرماتے تھے۔[27]

13. ''وَ یَقبَلُ الْهِدیة وَ لَوْ اَنَّها جُرْعَۃُ لَبْنٍ وَلَا یَاْ کُلُ الْصَدَقَةُ'' لوگوں کی طرف سے ہدیہ قبول کرتے اگرچہ ایک گھونٹ دودھ ہوتا اور صدقہ نہ کھاتے۔[28]

14. ''وَلَا یَسْتَکْبَرُ عَنْ دَعْوَۃِالْحُرْوَالْعَبد'' کسی آزاد اور غلام کی دعوت قبول کرنے میں تکبر نہ کرتے۔[29]

15. ''یَغْضَبُ لِرَبِهِ وَلَا یَغْضَبُ لِنَفْسهِ'' اللہ کے لئے غضب ناک ہوتے، کبھی اپنے لئے غضب ناک نہ ہوتے۔[30]

رسولؐ اللہ مجموعہ فضائل و کمالات :

سب سے زیادہ تفصیلی روایت جو متفق علیہ ہے اور بہت سے معتبر علمانے اپنی کتابوں میں ذکر کی ہے۔ اس روایت کو حسنین رضوان اللہ علیہم نے ہند ابن ابی ہالہ سے نقل کیا ہے یہ روایت حضرت علی بن ابی طالب، ابوہریرہ، جابر بن سمرہ رضوان اللہ علیہم سے بھی نقل کی گئی ہے اس روایت کو ابن شہر آشوب نے اپنی کتاب مناقب میں، ترمذی نے شمائل میں، ابن جریر نے تاریخ طبری میں، زمخشری نے الفائق میں اور قتّال نے الروضّہ میں ذکر کیا ہے۔ اس روایت میں آنحضرتؐ کے شمائل مبارک اور ظاہری شکل وصورت، گفتار و رفتار اور کردار و عمل کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ہم اس روایت کو یہاں شمائل ترمذی اور علامہ طباطبائی کی کتاب سُنن النّبی سے نقل کریں گے تاہم روایت سے رسولؐ اللہ کی اخلاق کے بارے میں کلیات نقل کرنے پر اکتفا کریں گے چونکہ روایت بہت مفصل ہے ہم یہاں پر متن روایت کے بجائے اختصاراً ترجمہ پیش کریں گے۔

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ:

> ''میں نے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ جو پیغمبر اکرمؐ کے ظاہری اوصاف اور آپؐ کے اخلاق وعادات کو بیان کرتے تھے سے درخواست کی کہ میرے سامنے رسولؐ اللہ کے اوصاف بیان کریں تاکہ میں انہیں حفظ کروں اور اُن سے لذت حاصل کر کے اُن پر عمل کروں۔''

ہند ابن ابی ہالہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا سراپا خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے اور آپؐ کے اعضائے بدن اور جسمانی ساخت کا ایک خوبصورت خاکہ پیش کیا ہے ہم اس نسبتاً طویل روایت سے آپؐ کی سیرت اور صورت سے متعلق کچھ حصہ کا انتخاب کرتے ہیں۔

آپؐ کے نگاہ کرنے کا انداز:

ہند ابن ابی ہالہؓ نے بیان کیا ہے کہ:

> ''رسولؐ اللہ کی نظریں بیشتر اوقات اوپر کے بجائے نیچے اور زمین پر لگی رہتی تھیں۔ کسی کی طرف گھور گھور کر نہیں دیکھتے تھے بلکہ ایک لمحے کے لئے دیکھتے اور آپؐ ہر ملنے والے کو سلام کرتے۔''

آپؐ کا طرزِ گفتگو:

امام حسن نے ہند ابن ابی ہالہؓ سے کہا کہ رسولؐ اللہ کے طرزِ گفتگو کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپؐ ہمیشہ غمگین و فکر مند

اور بے آرام رہتے تھے آپؐ بیشتر اوقات ساکت اور خاموش رہتے صرف ضرورت کے وقت گفتگو فرماتے۔ گفتگو کے دوران انتہائی سکون اور آرام سے گفتگو کرتے۔ آپؐ کا کلام ہمیشہ جامع اور مختصر ہوا کرتا تھا آپؐ لمبی اور غیر ضروری گفتگو سے پرہیز فرماتے تھے۔ آپؐ انتہائی نرم خو تھے۔ کبھی کسی پر ستم و زیادتی نہ کرتے۔ کسی کو حقیر اور ذلیل و پست نہ سمجھتے۔ رب ذوالجلال کی عطا کردہ معمولی نعمت کو بھی بڑا سمجھتے اور کسی نعمت کو برا نہ کہتے۔ کسی بھی خوراک میں عیب نہ نکالتے بلکہ ہر خوراک کی تعریف فرماتے۔

رسولِ خداؐ کا غضب اور خوشنودی:

آنحضرتؐ دنیا اور اس کے ذکر سے خوشنودی کا اظہار نہ کرتے۔ جب کسی کا حق پامال ہوتے دیکھتے تو انتہائی غضبناک ہو جاتے۔ اس صورت میں کسی کو نظر میں نہ لاتے اور نہ کسی سے خوف زدہ ہوتے جب تک کہ حق دار کو اس کا حق نہ دلا دیتے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اندرونِ خانہ پیغمبرؐ اسلام کے طرز عمل کے بارے میں اپنے والد بزرگوار حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

> "رسولؐ اللہ نے گھر کے اندر اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ اپنے وقت کا ایک حصہ عبادت و اطاعت الٰہی کے لئے وقف کیا تھا جب کہ دوسرا حصہ اہل خانہ کے لئے مخصوص تھا تیسرا حصہ اپنی ضروریات کے لئے تھا اوقات کا وہ حصہ جو اپنے لئے تھا اُس میں آپؐ اپنے اصحاب کو ضروری ہدایات جاری کرتے اور عام لوگوں کے مسائل و مشکلات کے حل کے لئے احکام و تجاویز صادر فرماتے تھے اور ساتھ ہی اپنے ذاتی کام انجام دیتے۔"

رسول اللہؐ کا اہل علم و دانش کیساتھ تعلق اور رَوِیَہ:

رسول اللہؐ اہل علم و دانش کو ان کے علمی مرتبہ کے مطابق اہمیت دیتے تھے اور اُن کا احترام کرتے۔ کسی کی ایک، کسی کی دو اور کسی کی زیادہ ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرتے۔ انہیں ان کی کمی اور کوتاہی کی اصلاح کی طرف متوجہ کرتے اہل علم و دانش سے عام لوگوں کے حالات دریافت کرتے اور اُن کے ذریعے ضروری ہدایات لوگوں تک پہنچانے کی کوشش فرماتے۔ ساتھ اُن کو تاکید فرماتے کہ جو لوگ مجھ تک دسترس نہیں رکھتے تم مجھے اُن کے حالات اور ضروریات سے آگاہ کرتے رہنا آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی حاجت مند اور ضرورت مند کی فریاد حکمرانوں تک پہنچائے خداوندِ متعال قیامت کے دن اُن کو ثابت قدم رکھے گا۔

آپؐ کی مجلس میں اس کے علاوہ کوئی غیر ضروری گفتگو نہ ہوتی اور نہ آپؐ کسی کو فضول باتوں کی اجازت دیتے تھے۔ اہل علم و دانش کسبِ فیض حاصل کرنے کے لئے آپؐ سے شرف یاب ہوتے اور آپؐ کی حضور سے کسبِ فیض کرنے کے بعد ہر شخص اپنی جگہ ایک ہادی و رہنما بن کر نکلتا۔

رسول اللہ ﷺ کا عام لوگوں کے ساتھ رَوِیَہ اور سلوک:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

> "میں نے اپنے والد بزرگوار علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ کا گھر سے باہر عام لوگوں کے ساتھ طرز عمل کے بارے میں دریافت کیا تو آپؓ نے فرمایا رسول اللہ ہمیشہ غیر ضروری گفتگو سے پرہیز فرماتے تھے۔ عام لوگوں کے ساتھ نہایت شفقت سے پیش آتے تھے۔ لوگ رسول خدا سے مانوس تھے اور آپؐ سے دور نہ بھاگتے۔ آنحضرت ﷺ ہر قوم و قبیلے کے مسائل سنتے اور انہیں بعض امور کی ذمہ داری سونپتے۔ آپؐ شریر قسم کے لوگوں کے شر سے دور رہنے کی کوشش کرتے ایسے لوگوں سے خود کو بچانے کی کوشش کرتے البتہ کسی

کے ساتھ بد اخلاقی اور تُرش روئی سے پیش نہ آتے۔ آپؐ ہمیشہ اپنے اصحاب اور ساتھیوں کے حالات سے باخبر رہنے کی کوشش فرماتے۔ لوگوں کے اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی کرتے اور بُرے کاموں پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے۔ آپؐ زندگی میں ہمیشہ میانہ رو اور اعتدال پسند تھے اور لوگوں کے حالات سے کبھی غافل نہ رہتے تاکہ لوگ غلط راستے پر نہ چلیں اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی عہدہ بر آ ہوتے اور حق اور حقائق سے چشم پوشی نہ کرتے۔"

رسولؐ اللہ کے ہم نشین:

آپؐ کی محفل میں بیٹھنے والے نیک اور صالح افراد ہوا کرتے تھے۔ آپؐ کے نزدیک اُن لوگوں کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی جو عوام الناس کے لئے خیر خواہ اور فائدہ مند ہوتے لوگوں کے کام آتے اور اُن کے مشکلات حل کرنے کی کوشش کرتے۔

رسولؐ اللہ کی نشست و برخاست کا طریقہ:

امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے اپنے والد بزرگوار سے رسولؐ اللہ کی نشست و برخاست کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا ہمیشہ اللہ کے ذکر اور یاد سے اُٹھتے اور بیٹھتے مجلس میں اپنے لئے کوئی خاص جگہ اور نشست نہیں رکھتے بلکہ محفل میں داخل ہونے کے بعد جہاں خالی جگہ نظر آتی وہاں تشریف رکھتے۔ آپؐ دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی نصیحت فرماتے۔"

رسول اللہؐ کی مجلس کے آداب:

رسول خدا کی مجلس میں کسی موضوع پر کوئی لڑتا جھگڑتا نہیں تھا جب کوئی بات کرتا تو دوسرے لوگ خاموشی سے اُس کی بات سُنتے تاآنکہ گفتگو کرنے والے کی بات مکمل ہوتی۔ آپؐ کی محفل میں ہر شخص اپنی باری میں گفتگو کرتا۔ اگر محفل میں کسی بات پر دوسرے مسکراتے تو رسولؐ اللہ بھی مسکراہٹ فرماتے، اور اگر کسی بات سے دوسرے لوگ متعجب ہوتے تو آپؐ بھی تعجب کا اظہار فرماتے۔ اگر ناواقف شخص گفتگو کے دوران بے ادبی کرتا تو رسولؐ اللہ خاموشی سے برداشت کرتے البتہ آپؐ کے اصحاب ایسے شخص کو رُوکتے۔ جب کسی محتاج کو دیکھتے تو اُس کی مدد کرنے کا حکم دیتے۔ کسی کی زبان سے بے جا تعریف سننا پسند نہ کرتے ہاں اگر کوئی رسولؐ اللہ کا شکریہ ادا کرتا کسی کی بات ہرگز نہ کاٹتے مگر کوئی حد سے تجاوز کرتا تو پھر رُوکتے یا اُٹھ کر چلے جاتے۔

رسولؐ اللہ کی مجلس کی خصوصیات:

آپؐ کی محفل ادب و احترام، شرم و حیا، راست گوئی، صداقت و امانت کی محفل ہوتی تھی آپؐ کی محفل میں دوسروں کی عزّت نفس کا پورا پورا خیال رکھا جاتا اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوتی تو کسی اور جگہ اُس کا تذکرہ نہ کیا جاتا۔ اہل مجلس ایک دوسرے کے ساتھ احترام و انصاف سے پیش آتے وہ ایک دوسرے سے تقویٰ داروں جیسے سلوک کرتے ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی سے پیش آتے، اپنے سے بڑوں کا ادب و احترام کرتے اور اپنے سے چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے۔ محتاجوں پر مہربان اور فقراء کا خیال رکھتے۔

رسولؐ اللہ کا اپنے اصحاب اور دوستوں سے رویہ:

امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب سے رسول اللہؐ کا اپنے اصحاب اور دوستوں سے رویے کے بارے میں معلوم کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نہ صرف خوش رو بلکہ خوش اخلاق اور نرم خو تھے آپؐ بد اخلاق، سخت مزاج اور بد زبان ہرگز نہ تھے اور دوسروں کی کمزوریوں اور عیبوں کی تلاش میں نہ ہوتے اور نہ ہی حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرتے۔ جس کام یا کسی چیز کو پسند نہ

کرتے تو اُس کو چھوڑ دیتے آپؐ اپنے طرز عمل اور سلوک سے کسی کو مایوس نہ کرتے۔ آپؐ گفتگو کے دوران ہمیشہ تین چیزوں سے پرہیز کرتے۔ دوسروں سے بحث و گفتگو میں اُلجھنا، زیادہ باتیں کرنا اور غیر ضروری باتوں میں وقت ضائع کرنا۔ لوگوں کے بارے میں تین چیزوں سے دور رہنے کی کوشش کرتے۔ کسی کو ہرگز سرزنش نہ کرتے، لوگوں کے کام میں خواہ مخواہ کی غلطی پکڑنے اور ان کے عمل و کردار میں عیب و نقص نکالنے سے پرہیز کرتے۔ صرف وہی گفتگو فرماتے جس میں کوئی خیر اور ثواب ہوتا۔ جب آپؐ گفتگو کرتے تو لوگ سانس لینا بھول جاتے اور خاموشی سے سُنتے جب آپؐ خاموش ہوتے تب دوسرے لوگ بولنا شروع کرتے۔

خلاصہ کلام یہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اخلاق حسنہ سے بھری پڑی ہے، جسے آج ہمیں اس نازک ترین حالات میں اپنانے کی ضرورت ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم شیعہ و سنی دونوں اخلاق نبی کی تعلیم دوسروں کو دینے کے ساتھ ساتھ خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل پر اپنی زندگی کو سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کو اپنانے کے بعد ہمارے لیے بھی اخلاقیت کی بلند اور دشوار گزار گھاٹی پر چڑھنا آسان ہو جائے گا۔ اور اسی ہی بات میں ملت اسلامی کے وحدت کا راز مضمر ہے۔

حواشی و حوالہ جات:

[1] القلم۔ ۴ ۔

[2] طبقات ابن سعد جزء اول قسم ص ۱۸۹ المحجۃ البیضاء ج ۴ ص ۱۲۰۔

[3] المحجۃ البیضاء ج ۴ ۱۱۹۔ متدرک الحاکم ج ۱ ص ۵۳۲۔

[4] مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۵۔ المحجۃ البیضاء ج ۴ ص۔

[5] امالی طوسی ج ۲ ص ۲۰۹۔

[6] متدرک الحاکم ج ۱ ص ۴۸۔ المحجۃ البیضاء ج ۴ ص ۱۲۱۔

[7] سورۃ النحل آیہ ۹۰۔

[8] النحل ۱۲۷۔

[9] لقمان ۱۷۔

[10] المائدہ ۱۳۔

[11] النور ۲۲۔

[12] فصلت ۳۴۔

[13] آل عمران ۱۳۴۔

[14] الحجرات ۱۲۔

[15] المحجۃ البیضاء ج ۴ ص ۱۲۹۔ صحیح مسلم ج ۸ ص ۲۵۔

[16] صحیح مسلم ج ۷ ص ۸۰۔

[17] المحجۃ البیضاء ج ۴ ص ۱۲۹۔

[18] صحیح مسلم ج ۸ ص ۲۔ المحجۃ البیضاء ج ۴ ص ۱۲۹۔

[19] سیرت الحلابیہ ج ۳ ص ۳۴۷ ۔

[20] شمائل ترمذی حدیث ھند ابن ہالہ۔

[21] حدیث ابی سعید الخذری طبرانی جامع الکبیر حدیث ۵۳۴۔

[22] مسند ابن حنبل حدیث ۱۴۴۰۔

[23] شمائل ترمذی ص ۲۲۴۔ المحجۃ البیضا ج ۴ ص ۱۳۲۔

[24] معانی الاخبار شیخ صدوق ص ۸۱۔

[25] مستدرک الحاکم ج ۱ ص ۵۳۷۔ المحجۃ البیضا ج ۴ ص۔ ۱۳۲

[26] المحجۃ البیضا ج ۴ ص ۱۳۲، صحیح مسلم ج ۷ ص ۱۷۲، حدیث ھند ابن ہالہ، صحیح مسلم، صحیح بخاری بنقل از الحجۃ البیضا ج ۴ ص ۱۲۳۔

[27] المحجۃ البیضا، شمائل ترمذی حدیث ھند ابن ہالہ۔

[28] سنن النبی ص ۵۸۔

[29] شمائل ترمذی، المحجۃ البیضا ج ۴ ص ۱۲۴۔

[30] صحیح بخاری ج ۳ ص ۱۹۰۔ ۱۹۶۔

مصادر و منابع:

۱۔ قرآن کریم

۲۔ احیاء علوم الدّین، ابی حامد محمد الغزالی، ج ۲، ص ۸۸۲، دار الکتاب العربی 2005 طبع الاولیٰ۔

۳۔ شمائل النّبی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ص ۱۹۴، نشرنی ۱۳۷۲ شمسی۔

۴۔ المحجۃ البیضا، فیض محسن الکاشانی، ج ۴، ص ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۳۹۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰ موسسۃ الاعلمی ۱۹۸۳۔

۵۔ سُنن النّبی طباطبائی، علامہ محمد حسین، ص ۱۳۷۷ انتشارات الصلواۃ ۱۳۸۲ شمسی۔

۶۔ صحیح بخاری، بخاری محمد بن اسماعیل، ج ۳ ص ۱۹۰۔ ۱۹۶، دار لفکر۔

۷۔ صحیح مسلم، ابی الحسین مسلم بن حجاج النیشاپوری، کتاب الفضائل احیاالتراث العربی ۱۳۷۵ھ طبع الاولیٰ۔

۸۔ بحارالانوار مجلسی محمد باقر، دار التعارف 2001 طبع الاولیٰ۔

۹۔ اخلاق النّبی و آدابہ، ابی الشیخ محمد عبد اللہ بن محمد الاصفہانی،، عالم الکتاب، 2005، طبع الاولیٰ۔